Digitized by Khilafat Library Rabwah

پروفیسر عبدالسلام کی شکل میں اسلامی تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے

وہ لوگ ایک دفعہ پھر منظرِ عام پر آ رہے ہیں جن کو فراموش کر دیا گیا۔

پروفیسر سلام کو ٹریسٹے کا اعزازی شہری بنانے کی تقریب میں میئر کا خطاب

اسلام آباد۔ ۸ر مارچ۔ پاکستان کے نوبل انعام یافتہ سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کو اٹلی کے خوبصورت شہر ٹریسٹے (TRIESTE) کا اعزازی شہری بنایا گیا ہے۔ یہ شہر بحیرہ ایڈریاٹک کے شمالی ساحل پر واقع ہے۔ پروفیسر عبدالسلام نے ۱۹۶۴ء میں یہاں پر نظری طبیعات کا بین الاقوامی مرکز قائم کیا تھا۔

یہاں پر موصول ہونے والی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ اس سلسلہ میں منعقد ہونے والی ایک خصوصی تقریب میں ٹریسٹے کے میئر نے پروفیسر عبدالسلام کو شہر کا اعزازی شہری بنانے کی علامت کے طور پر شہر کا سنہری نشان پیش کیا۔ اس سے پہلے شہر کی میونسپلٹی کونسل نے ایک ریزولیوشن کے ذریعہ متفقہ طور پر یہ اعزاز دینے کا فیصلہ کیا تھا۔

میونسپلٹی کے میئر نے اس موقعہ پر پروفیسر عبدالسلام کو نہایت شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا۔ اور کہا کہ

"وہ آج کے دور کے انتہائی اہم سائنسدانوں میں سے ایک ہیں۔"

میئر موصوف نے اس ضمن میں سائنس کے میدان میں مغربی دنیا کے ساتھ اسلامی دنیا کی کاوشوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ تاریخ اپنے آپ کو دوہرا رہی ہے اور ان لوگوں کو ایک دفعہ پھر منظرِ عام پر لا رہی ہے جن کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ یا جو بالادست قوتوں کی محکومی کا شکار رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انٹرنیشنل سنٹر آف تھیوریٹیکل فزکس میں پروفیسر عبدالسلام نے نہ صرف کائنات کے نہاں در نہاں رازوں کو بے نقاب کرنے کی کوشش کی ہے بلکہ تمام تہذیبوں کے اچھے ذہنوں کو بھی یکجا کرنے کی کوشش کی ہے۔ اور انہیں یہاں اکٹھا کر کے ذہنی توانائی بہم پہنچانے کا سامان فراہم کیا ہے۔ (پ۔پ۔ا)

(پاکستان ٹائمز ۹ر مارچ ۱۹۸۰ء)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم جمعرات

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۹/۳۴ | ۲۵ ربیع الثانی ۱۴۰۰ھ - ۱۳ امان ۱۳۵۹ ہش - ۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء | نمبر ۶۰

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۲ر امان (مارچ) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے:
"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ"

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو ہر طرح صحت و عافیت سے رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۱۲ر امان (مارچ) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ہائی بلڈ پریشر اور چکروں کی تکلیف کی وجہ سے بہت ناساز ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

پروگرام سالانہ گھوڑ دوڑ ٹورنامنٹ ربوہ

۱۹-۲۰-۲۱ مارچ ۱۹۸۰ء

مارچ پاسٹ۔ دوڑ۔ نیزہ بازی انفرادی و اجتماعی۔ شتری چال۔ دلکی چال۔ کراس کنٹری ریس۔ نمائش

"سر ظفر اللہ خاں نے ہمارے لئے جو کچھ کیا ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے"

"گزشتہ ہفتے ایشیائی اور افریقی سفیروں کے گروہ نے ہوٹل انڈونیشیا میں گھانا کے سفیر اور ان کی بیگم کو الوداعی لنچ دیا۔ ظہرانہ کے دوران میں تیونس کے سفیر جناب سید سلیم صاحب میرے قریب بیٹھے تھے۔ باتوں باتوں میں انہوں نے پاکستان سے اپنی عقیدت کا ذکر بہت دلنوازی سے کیا۔ کہنے لگے ہم تو اپنی آزادی کے لئے پاکستان کے ممنون احسان ہیں۔ سر ظفر اللہ خاں اور سید احمد شاہ بخاری نے اقوام عالم کے اجلاس میں ہمارے لئے جو کچھ کیا ہم اسے کبھی فراموش نہیں کر سکتے۔ ان دونوں سے عقیدت کا ایک ادنیٰ ثبوت شہر تیونس میں ہماری بڑی سڑکیں ان کے نام نامی سے معنون ہیں۔ شارع ظفر اللہ خاں اور شارع سید احمد شاہ بخاری"

(مکتوب ہالینڈ از ممدوح افزا حیدر ہالینڈ)

منقول از اخبار خواتین ۲۳ تا ۲۹ر فروری ۱۹۸۰ء)

مخلصین نوٹ فرمالیں کہ صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کا چھٹا مرحلہ ۵ار اپریل کو ختم ہو رہا ہے آپ کی طرف سے وعدہ کا ۱/۵ پندرہ مارچ تک ضرور وصول ہو جانا چاہیئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ سندھ

حضور کی دینی و جماعتی مصروفیات

مرتبہ:۔ مکرم ملک یوسف سلیم صاحب شاہد ایم۔اے۔ انچارج شعبہ زود نویسی ربوہ

(۲)

مجلس علم و عرفان

اس روز حضور نے اپنی قیام گاہ پر مغرب کی نماز پڑھائی۔ حضور کی اقتداء میں سینکڑوں احباب نے جو دور دراز حلقوں سے تشریف لائے ہوئے تھے نماز ادا کی۔ نماز کے بعد حضور ایک گھنٹے سے زائد وقت تک احباب میں رونق افروز رہے۔ اس موقع پر حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ اور مقام پر مختلف پیرایہ میں روشنی ڈالی۔

حضور نے فرمایا:۔

قرآن کریم کی آیہ کریمہ

ھو الذی ارسل رسولہ
بالھدیٰ و دین الحق
لیظھرہ علی الدین کلّہ

کے بارہ میں امتِ مسلمہ کے بزرگ اس بات پر متفق ہیں کہ تمام ادیان پر اسلام کا آخری اور مکمل غلبہ مسیح موعود کے زمانہ میں مقدر ہے۔ مسیح موعود نے زبردست دلائل، آسمانی نشانوں اور اسلام کی حسن و احسان کی قوت کے ساتھ اسلام کو ساری دُنیا میں غالب کرنا ہے۔ یہ کام آخری زمانہ میں ہوتا ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ دعویٰ ہے کہ آپ اُن ساری پیشگوئیوں کے مصداق ہیں جو اس آخری زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں۔ اور آپ کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ آپ کی جماعت کے ذریعہ ساری دنیا کو حلقہ بگوش اسلام کیا جائے۔ اس کے متعلق آپ نے فرمایا ہے کہ

تین صدیاں ابھی پوری
نہیں ہوں گی کہ آپ کی بعثت
کا مقصد پورا ہو جائے گا
اور اسلام ساری دنیا میں
پھیل جائے گا۔

حضرت صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ بعض لوگ ناسمجھی اور لاعلمی کی بناء پر کہہ دیتے ہیں کہ کوئی امام یا مجدّد بھی اپنے کام اور جدوجہد کے لحاظ سے ایک صدی سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں آسکتا، اگر مسیح موعود علیہ السلام سچے بھی ہیں تب بھی آپ کا زمانہ تو اب بس ختم ہوگیا۔ ایسے لوگوں کو شاید کسی نئے آنے والے کی انتظار ہوگی جو نئے سرے سے کام شروع کرے گا۔ گویا نئے جھگڑے اور نئی کشمکش شروع ہو جائے گی۔ نئے سرے سے اسلام کو غالب کرنے کے لئے کوششیں کی جائیں گی اور پھر جب اُس کے زمانے پر سو سال گزر جائیں گے تو لوگ ایک اور آنے والے کا انتظار کرنے لگ جائیں گے جس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ اسلام کبھی بھی ادیان باطلہ پر غالب نہیں آئے گا۔

حضور نے فرمایا۔ اس مسئلے کو خود بانی جماعت احمدیہ نے یہ کہکر حل کر دیا ہوا ہے کہ آپ چودھویں صدی کے بھی مجدّد ہیں اور الف آخر کے بھی مجدّد ہیں۔ ہمارے آدم کی نسل کی زندگی کا آخری ہزار سال آپ کا زمانہ بعثت ہے۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے حضرت صاحبزادہ سیّد عبداللطیف شہید رضی اللہ عنہ کا ذکر فرمایا جو بڑے دیندار اور دُعاگو بزرگ اور بڑے پایہ کے عالم تھے۔ وہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لائے تو انہوں نے سمعنا و اطعنا کا بڑا ہی ایمان افروز نمونہ دکھایا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب شہیدؓ پر یہ حقیقت کھول کر بیان کر دی گئی تھی کہ مسیح موعود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق حَکَم اور عدل ہیں۔ اس لئے اگر انہیں اپنے دعویٰ میں سچا ماننا ہے تو قرآن کریم کی جو تفسیر وہ کریں وہ ہمیں ماننی پڑے گی اور جس حدیث کے متعلق وہ کہیں کہ یہ صحیح ہے اُسے صحیح ماننا پڑے گا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے سورہ نور کی آیت استخلاف میں لفظ "کما" سے استدلال کرتے ہوئے امت موسویہ اور امت محمدیہ کو بلحاظ سلسلہ خلافت، مشابہ ٹھہرایا اور مسیح موسوی اور مسیح محمدی میں مشابہتیں ثابت کیں۔ اس موقع پر حضور ایدہ اللہ نے تذکرۃ الشہادتین سے وہ حصّہ دوستوں کو پڑھ کر سنایا جس میں سولہ مشابہتیں بیان کی گئی ہیں اور لفظ "آخری" پر بہت زور دیا جو کئی بار استعمال ہوا ہے۔ مثلاً حضرت مسیح علیہ السلام بنی اسرائیل میں سلسلہ موسویہ کے تیرھویں اور آخری خلیفہ تھے اسی طرح امت محمدیہ میں سلسلہ خلافت مسیح اور مہدی پر ختم ہوگیا اور جس طرح سلسلہ خلافتِ موسویہ میں بارہ خلفاء ہوئے جو بنی اسرائیل میں سے تھے اور تیرھویں اور آخری خلیفہ حضرت مسیح ابن مریم بوجہ بن باپ پیدا ہونے کے بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے اسی طرح سلسلہ محمدیہ کا آخری خلیفہ قریش میں سے نہیں ہونا تھا لیکن اپنے ننھیال کی طرف سے سیّد زادیوں سے اس کا تعلق ہے۔ پس امتِ موسویہ کی طرح امتِ محمدیہ میں بھی ایک سلسلہ خلافت ہے جس کے آخر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل متبع یعنی مسیح و مہدی موعود ہے جس کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور اس سلسلہ میں اور کوئی آ ہی نہیں سکتا۔ اسلام میں اگرچہ ہزارہا ولی اور اہل اللہ گزرے ہیں مگر اُن میں کوئی موعود نہ تھا۔ لیکن وہ جو مسیح کے نام پر آنے والا تھا وہی موعود تھا جس کی صداقت میں اللہ تعالیٰ نے آسمانی نشان دکھائے اور اُس کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی۔ اس کی برکات کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور جیسا کہ خود مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے اس میں کسی اور کے قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔

حضور نے فرمایا۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر حقیقی رنگ میں ایمان لائے ہیں۔ آپ کے دعویٰ کو علیٰ وجہ البصیرت سچا سمجھتے ہیں۔ ہماری جماعت میں بحیثیت جماعت وہ پاک تبدیلی نظر آتی ہے جو الٰہی جماعتوں کا طرّہ امتیاز ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس معیار پر نہ صرف قائم رہیں بلکہ اس میں مزید ترقی کریں۔ ہماری زندگی کی دوسری صدی اب عنقریب شروع ہونے والی ہے جس طرح ہماری پہلی صدی کے آغاز میں حضرت سیّد عبداللطیف شہید رضی اللہ عنہ جیسے بزرگوں نے اپنے صدق و وفا اور فدائیت اور قربانی کا اعلیٰ نمونہ دکھایا تھا خُدا کرے اس دوسری صدی میں بھی ہماری ہر نسل کو ویسا ہی ایمان اور عرفان نصیب ہو۔ اُن کے اندر ویسا ہی جوش اور قربانی کا جذبہ کارفرما ہو یہاں تک کہ شاہراہ غلبہ اسلام پر وہ خُدا کی خاطر اپنی جان کی بازی لگا دینے سے کبھی گریز نہ کریں۔

اس نہایت ہی بصیرت افروز مجلس علم و عرفان کے اختتام پر حضور نے عشاء کی نماز پڑھائی۔

۲۳ فروری کو حضور کی مسوڑھوں کی تکلیف شدّت اختیار کر گئی۔ اس روز حضور ایدہ اللہ اپنی چھوٹی بیٹی محترمہ صاحبزادی امۃ الحلیم بیگم سلمہا کی کوٹھی واقع پاکستان ہاؤسنگ سوسائٹی تشریف لے گئے جہاں سے رات ساڑھے دس بجے واپس قیام گاہ میں تشریف لائے۔

اگلے روز حضرت صاحب نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی جو مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے ربوہ سے منگوا کر آپ کی خدمت میں پیش کی تھی۔ مکرم ڈاکٹر شفیق صاحب لاہور سے بذریعہ ہوائی جہاز دو بجے کراچی پہنچے۔ انہوں نے حضور کے دانتوں کا معائنہ کیا اور علاج تجویز کیا۔

خدام الاحمدیہ کراچی کے نمائندہ اجلاس سے خطاب

اس روز اگرچہ دانتوں کی تکلیف جاری تھی لیکن منظور شدہ پروگرام کے مطابق پونے پانچ بجے شام گیسٹ ہاؤس کے لان میں حضور نے استقبالیہ دعوت میں شرکت فرمائی اور خدام سے خطاب فرمایا۔ یہ دعوت قیادتِ ضلع اور نو مقامی مجالس خدام الاحمدیہ کراچی کے عہدیداران کی طرف سے دی گئی۔ اس دعوت میں مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد سلمہٗ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ۔ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب ناظر دیوان ربوہ اور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے بھی شمولیت کی۔ کراچی کے مختلف حلقوں کے [illegible] کرام اور بزرگان جماعت بھی اس موقع پر مدعو تھے۔

تلاوت قرآن اور سپاسنامہ

چائے کے بعد اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے قرآن کریم کی تلاوت کی۔ تلاوت کے بعد جناب [illegible] ممبران مجالس عاملہ خدام الاحمدیہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضور کی اقتداء میں اپنا عہد دہرایا۔ سب خدام حضور کی جاری کردہ ہدایت کے مطابق خادم کا رومال گلے میں باندھے ہوئے تھے۔

عہد کے بعد مکرم قریشی مظہر احمد صاحب قائد ضلع کراچی نے حضور کی خدمت اقدس میں سپاسنامہ پیش کیا۔ مکرم قائد صاحب نے ممبران مجلس خدام الاحمدیہ ضلع و نو مجالس مقامی کراچی کی طرف سے حضور کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضور نے ازراہ شفقت خدام کی درخواست کو شرف قبولیت بخشا اور خدام کے ساتھ چند لمحات گزارنے منظور فرمائے۔

مکرم قریشی صاحب نے آخر میں سالِ رواں کے گذشتہ چند ماہ کی کارکردگی پیش کرتے ہوئے حضور سے دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدام کو آگے ہی آگے بڑھنے کی توفیق دے۔ نیز یہ بھی درخواست کی کہ حضور اس موقع پر خدام کو اپنے ارشادات سے نوازیں۔

حصولِ علم کا صحیح طریق

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر خدام سے خطاب کرتے ہوئے ہر قسم کی تعلیم کے حصول اور مشاہدہ کے ذریعے علم اور تجربہ حاصل کرنے کی ضرورت اور اہمیت کو مختلف پیرایہ میں بیان فرمایا۔ آپ نے فرمایا خدام اپنی عمر کے لحاظ سے سیکھنے اور تجربہ حاصل کرنے کی عمر میں ہیں۔ اکثر خدام اس وقت سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں زیر تعلیم ہیں۔ مدرسہ یا سکول یا کالج سے انسان جو علم حاصل کرتا ہے اس کی بنیادی صفت یہ ہوتی ہے کہ وہ کسی اور نے پہلے حاصل کیا ہوتا ہے اور وہ کتابوں کے ذریعہ ہم تک پہنچتا ہے۔ یہ کتابی علم کہلاتا ہے۔ اس کے برعکس یورپین ممالک میں کتابیں نصاب کے طور پر مقرر نہیں ہوتیں بلکہ ہر علم کے متعلق عناوین مقرر کر دیئے جاتے ہیں اور ہر طالب علم سے یہ امید کی جاتی ہے کہ وہ ہر ایک پر غور کرے اور پوری ذہنی کاوش سے کوئی ٹھوس چیز پیش کرے جسے وہ خود دلائل کے ساتھ ثابت کر سکتا ہو۔ وہاں اِدھر اُدھر سے کتابیں اکٹھی کر کے اور ان میں سے اقتباس لے کر کام نہیں چلتا بلکہ دماغ سوزی اور عرق ریزی کے بعد اپنے حاصلِ فکر کو مدلل پیش کرنا ہوتا ہے اور یہ بھی دیکھنا ہوتا ہے کہ اس کی سوچ اور عمل میں تضاد نہ ہو۔ حضور نے فرمایا۔ ہم نے دنیا کو علم و معرفت سکھانی ہے۔ اس لئے تعلیم و تدریس کے میدان میں ہمارے ہر طالب علم کو اپنی دماغی اور ذہنی صلاحیتوں سے کما حقہ کام لے کر کمال حاصل کرنا چاہیئے۔ ہم نے یہ تہیہ کر رکھا ہے کہ ہم نے دنیا کی ہر میدان میں خدمت کرنی ہے۔ اگر اس کے مطابق ہمارا عمل نہ ہو، اس کے مطابق ہماری کوشش اور جدوجہد نہ ہو تو ظاہر ہے ہمارے قول اور فعل میں تضاد ہو گا۔ اس لئے ہمارے ہر خادم اور طالب علم کا یہ فرض ہے کہ وہ اس تضاد اور کشمکش کا کبھی شکار نہ بنے اور زندگی کے ٹھوس حقائق تک پہنچنے کے لئے اپنی تمام تر ذہنی صلاحیتوں کو وقف کر دے۔

ہر خادم معمور الاوقات بنے

حضرت صاحب نے فرمایا۔ حصول تعلیم میں ایک عجیب اصول یہ سکھایا گیا ہے اور اس زمانہ میں اس کی یاددہانی بھی کرائی گئی ہے کہ انسان کو معمور الاوقات ہونا چاہیئے۔ انسانی زندگی بڑی قیمتی ہے۔ اس کا کوئی حصہ بھی ضائع نہیں ہونا چاہیئے۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام میں ایک لمحہ کی بھی فرصت نہ تھی۔ اس زمانہ میں آپ کے کامل متبع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا گیا:۔

انت الشیخ المسیح الذی
لایضاع وقتہ

کہ تو وہ بزرگ مسیح ہے جس کا
وقت ضائع نہیں ہو گا۔

چنانچہ آپ کی زندگی معمور الاوقات تھی۔ مخالفین نے آپ کو مقدمات میں الجھا کر آپ کا وقت ضائع کروانے کی کوششیں کیں۔ لیکن مقدمے بھی آپ کی توجہ کو اصل مقصد سے ہٹا نہ سکے۔ آپ نے اسّی کے قریب چھوٹی بڑی کتابیں تحریر فرما کر اسلام کی وہ عظیم الشان خدمت سرانجام دی جس کی چودہ سو سال میں کوئی نظیر نہیں۔

پس ہر خادم کو میں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اپنا وقت ضائع نہ کرے۔ گپیں نہ مارے بلکہ صحیح رنگ میں معمور الاوقات بنے اور حصول علم کی جدوجہد میں اپنے آپ کو ہمہ تن مصروف رکھے۔ خدا تعالیٰ کی مخلوق کا علم حاصل کرے کیونکہ کائنات کی ہر چیز انسان کی خدمت کے لئے پیدا کی گئی ہے۔ ہم نے ہر چیز سے خدمت لے کے خود کو اس قابل بنانا ہے کہ آگے دنیا کی خدمت کر سکیں۔

مشاہداتی علم بھی ضروری ہے

حضور نے فرمایا۔ یہ تو تھا کتابی علم۔ اب ایک اور علم ہے جو انسان مشاہدہ اور تجربہ کے ذریعہ حاصل کرتا ہے۔ فرمایا اگر انسان اپنی آنکھیں کھلی رکھے۔ کائنات میں پھیلی ہوئی ان گنت چیزوں کے متعلق غور کرے اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرے تو وہ بہت کچھ سیکھ سکتا ہے۔ دنیا میں ہر انقلاب جو بپا ہو رہا ہے۔ اور ہر تبدیلی جو رونما ہو رہی ہے وہ

کُلَّ یَوْمٍ ھُوَ فِی شَانٍ

کی دلیل ہے۔ مثلاً درخت ہیں۔ ہر درخت کا مزاج دوسرے سے مختلف ہے۔ ایک ہی درخت کا پھل ہے۔ مگر وہ ایک دوسرے سے مختلف حتیٰ کہ بعض دفعہ خوشبو اور ذائقہ اور رنگت میں بھی فرق ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی ہر صفت کا ہر جلوہ دوسرے سے مختلف ہے۔ اس حقیقت کو معلوم کرنے کے لئے کہ واقعہ میں ایسا ہے یا نہیں مشاہدہ کی ضرورت ہے۔ پس یہ تو بڑی ناشکری ہو گی اگر انسانی آنکھ مشاہدہ نہ کرے یا حواس ان چیزوں کو محسوس نہ کریں۔

روحانی علوم کی اہمیت

حضرت صاحب نے فرمایا۔ دنیوی علم کا حاصل کرنا ہمارے لئے ضروری ہے اس لئے کہ خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھائی ہے:۔

ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ

کیونکہ اگر ہم دنیوی علم حاصل نہیں کریں گے تو دنیوی حسنات کیسے ملیں گی۔ ساتھ یہ بھی فرمایا کہ تم نے دنیوی علوم پر بس نہیں کرنی۔

وفی الاٰخرۃ حسنۃ

آخرت کی حسنات کے حصول کے لئے بھی کوشش کرنی ہے۔ مگر اُخروی حسنات تب ملیں گی جب روحانی علوم بھی آتے ہوں گے روحانی علم سارے کا سارا قرآن کریم میں ہے۔ ع

"جو ضروری تھا وہ سب اس میں بتایا نکلا"

قرآنی علوم کو سیکھنے کی کنجی پاکیزگی اور طہارت ہے۔ پس دنیوی علوم کے مقابلے میں روحانی علوم ہیں۔ روحانی علوم ہماری زندگی کی چوتھی منزل بنتے ہیں۔ پہلی منزل جسمانی قوتوں کی نشوونما ہے۔ پھر اس کے بعد ذہنی طاقتیں ہیں۔ جسمانی صحت ضروری ہے ذہنی نشوونما کے لئے اور ذہنی نشوونما کے بغیر اخلاقی نشوونما نہیں ہو سکتی اور جب تک اخلاقی نشوونما نہ ہو روحانی نشوونما نہیں ہو سکتی۔ یہ چوتھی منزل ہے۔ اس سے پہلے تین منزلیں اچھی طرح مضبوط ہونی چاہئیں۔ ان کا ایک دوسرے کے ساتھ گہرا تعلق ہے اور یہ ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

پس تمام خدام کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ اگر اخلاق خراب ہوں تو ذہن خراب ہو جاتا ہے۔ آوارگی انسانی ذہن کو برباد کر دیتی ہے جب ذہن بگڑ جائے تو انسان کو اپنی جسمانی ضرورتوں کا خیال نہیں رہتا۔ جس طرح جسم کی مضبوطی انسان کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی نشوونما کے لئے ضروری ہے اسی طرح اوپر سے نیچے بھی وہ اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں۔

فرمایا۔ بڑے علوم ہیں جو دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں لیکن ان کے حصول کے لئے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس شعر کا مصداق بننا چاہیئے۔ آپ فرماتے ہیں ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

ہم نے اپنے فکر کو ہر طرف دوڑانا ہے۔ اور حصول علم میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا۔ ہم نے انتہائی غور و فکر اور مطالعہ و مشاہدہ اور دینی و دنیوی علوم کے ذریعہ رفعتیں حاصل کر کے آسمانوں کی بلندیوں تک جا پہنچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور کا یہ بصیرت افروز خطاب ایک گھنٹہ پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بالآخر ساڑھے نو بجے یہ تقریب حضور کی اقتداء میں اجتماعی دعا پر بخیر و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

(باقی)

کُلُوا جَمِیعًا

مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد کی عاملہ کا اجلاس مورخہ ۲ر مارچ کو ہوا۔ اجلاس کے بعد "کلوا جمیعاً" کا پروگرام تھا۔ تمام احباب اپنا اپنا کھانا لیکر قائد مجلس کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں تمام دوستوں نے مل کر کھانا کھایا۔ حاضری ۳۱ رہی اور بفضل اللہ تعالیٰ یہ نہایت شاندار پروگرام رہا۔ کلوا جمیعاً کے بعد احباب کو چائے پیش کی گئی۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس برخواست ہوا۔ دعا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ خدمت دین کریں۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ حلقہ دارالذکر فیصل آباد)

اعلانِ تبدیلی نام

میں نے اپنا نام بشریٰ بیگم سے تبدیل کر کے "بشریٰ آنسہ" رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ مجھے "بشریٰ آنسہ" کے نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

(بشریٰ آنسہ بنت چوہدری علی احمد درک محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نفسِ انسانی کی قابلیتیں

سیدنا حضرت مصلح موعودؓ تحریر فرماتے ہیں۔

ہمارے ملک کی تباہی کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بچوں کے مذاق اور ان کی طبیعت کا خیال نہیں رکھا جاتا اور بڑے ہو کر ان کو ایسے کاموں پر لگا دیا جاتا ہے جن کے ساتھ ان کی طبیعت کی کوئی مناسبت نہیں ہوتی نہ ان کاموں کی طرف اُن کا کوئی ذاتی میلان ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ساری عمر کام کرنے کے باوجود وہ ترقی سے محروم رہتے ہیں۔ حالانکہ طریق یہ ہونا چاہیئے کہ یا تو بچوں کے مذاق اور ان کی طبیعت کے مطابق ان کے لئے کام مہیا کیا جائے اور یا پھر بچپن میں ہی ان کے اندر وہ امنگ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے جو امنگ ماں باپ ان میں پیدا کرنا چاہتے ہیں مگر ہمارے ملک میں نہ والدین بچہ میں اپنی مرضی کا صحیح مذاق پیدا کرتے ہیں نہ اس کے مذاق اور طبیعت کی مناسبت کو ملحوظ رکھتے ہیں۔ اور اس طرح ان میں دوغلہ پن پیدا ہو جاتا ہے۔ جب وہ بڑا ہوتا ہے تو چونکہ اس کا طبعی میلان اور ہوتا ہے اور سپرد شدہ کام اور ہوتا ہے اس لئے اس کے نفس میں لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور آخری نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کا دماغ بالکل کند ہو جاتا ہے۔ آئندہ نسلوں کی درستی اور قوموں کی ترقی کی صرف دو ہی صورتیں ہوتی ہیں یا تو وہ وعظ اور نصیحت سے بچوں کو صحیح مذاق کی طرف لایا جائے اور ان کے لئے بچپن سے ہی ایسا ماحول پیدا کر دیا جائے کہ وہ وہی کچھ سوچنے لگیں جو ہم چاہتے ہیں اور وہی کچھ دیکھنے لگیں جو ہم چاہتے ہیں اور اگر ہم ان کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں اور اپنی مرضی کا صحیح مذاق ان میں پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو پھر دوسری صورت یہ ہے کہ بچوں کے مذاق کو ملحوظ رکھا جائے اگر کوئی انجینئر بننا چاہتا ہے تو اسے انجینئر بنا دیا جائے اگر کوئی ڈاکٹر بننا چاہے تو اسے ڈاکٹر بنا دیا جائے اگر کوئی مدرس بننا چاہے تو اسے مدرس بنا دیا جائے کیونکہ ہم نے اس کے اندر اپنا وجود پیدا نہیں کیا اور جب اپنا وجود ہم نے ان کے اندر پیدا نہیں کیا تو اب اگر ان کے ذاتی مذاق کو بھی ہم ٹھکرا دیں تو یہ بالکل بچوں والی بات ہو جائے گی جو کھلونے لے کر توڑ دیتے ہیں۔ مگر پھر بھی ان کو حقیقت معلوم نہیں ہوتی۔ ہم بھی اس ذریعہ سے قوم کے ایک مفید حصہ کو ضائع کرنے والے قرار پائیں گے۔ (تفسیر کبیر جلد ۸ حصہ دوم تفسیر سورۃ الشمس)

(مرسلہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب شمس ربوہ)

ملتان شہر میں تربیتی کلاس کا انعقاد

مورخہ ۲۸، ۲۹ فروری ۱۹۸۰ء کو مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر کی طرف سے مسجد حسین آگاہی میں ایک تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا جس میں صدر مجلس مرکزیہ اور مکرم مولوی رشید احمد صاحب چغتائی نے بطور مرکزی نمائندگان شرکت فرمائی ۲۷ فروری کو کلاس کی تیاری کے لئے وقار عمل کیا گیا۔

چونکہ ۲۸ فروری کو نفلی روزہ کی افطاری کا پروگرام بھی مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تھا اس لئے افطاری کے بعد ۸ بجے شب پہلا اجلاس ہوا جس میں تلاوت و نظم کے بعد مکرم مولوی رشید احمد چغتائی صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

اس اجلاس کا دوسرا اہم حصہ سوال و جواب کی محفل تھی جو رات گیارہ بجے تک جاری رہی۔ دوسرے دن صبح نماز تہجد اور فجر کی ادائیگی کے بعد درس قرآن حکیم مکرم برکت اللہ محمود صاحب مربی سلسلہ نے دیئے۔ اس کے بعد ورزشی مقابلہ جات ہوئے جن میں دوڑ سو میٹر (اطفال کی دوڑ بھی علیحدہ ہوئی) سائیکل دوڑ، کلائی پکڑنا، رسہ کشی، اطفال نیزہ اور گولا پھینکنا شامل تھے۔ اجلاس دوئم میں تقاریر کے علاوہ عام دینی معلومات کا بھی مقابلہ ہوا۔ اجلاس سوئم نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد شروع ہوا جس میں محترم محمود احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے انعامات کی تقسیم کے بعد خطاب فرمایا اور خدام کو دنیا کی رکاوٹوں اور تہمتوں سے بے نیاز ہو کر اپنا قدم آگے سے آگے بڑھانے کی تلقین فرمائی۔ بعدہٗ دعا ہوئی اور کلاس اختتام کو پہنچی۔

عمران احمد خان

ناظم نشر و اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ ملتان شہر۔

قرار دادِ تعزیت

مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا یہ ہنگامی اجلاس لاہور کے تین ممتاز خدام بھائیوں کی وفات حسرت آیات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ کار کے ایک حادثہ میں شہید ہونے والے مکرم طاہر احمد خان صاحب قائد ضلع لاہور مکرم جواد رشید خان صاحب ایڈووکیٹ نائب قائد ضلع لاہور اور مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب ایم۔ ایس۔ سی ناظم اطفال ضلع لاہور ہیں۔

مکرم طاہر احمد خان صاحب گذشتہ تین سال سے قائد ضلع لاہور کے طور پر نہایت مستعدی اور ذمہ داری سے خدمات سلسلہ بجا لا رہے تھے۔ کم گو۔ بے نفس، جذبہ خدمت سے سرشار اور نظام جماعت کے لئے ہر قربانی کے لئے پیش پیش اور ہمہ وقت تیار۔ آپ ایک اعلیٰ سرکاری عہدہ پر سرفراز تھے۔ لیکن نہایت منکسر المزاج اور ہر شخص کے دلی ہمدرد تھے۔ آپ کی اندوہناک وفات سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ اور ضلع لاہور کے خدام ایک مثالی، ممتاز، اور بے لوث خادم سلسلہ سے محروم ہو گئے ہیں۔ ہم مرحوم کی اہلیہ معصوم بچوں، بزرگ والدین، بھائیوں، بہنوں، اور دیگر اقارب سے دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ جانے والے بھائی کے درجات بلند فرمائے، انہیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کا کفیل اور حافظ و ناصر اور دل کا سہارا ہو۔ اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم جواد رشید خان صاحب ایڈووکیٹ خدام الاحمدیہ ضلع لاہور کے نائب قائد تھے اور بڑی ذمہ داری، اور فرض شناسی سے اس اہم خدمت کی سرانجام دہی میں ہمہ تن مصروف تھے۔ بڑے متین، باوقار، زیورِ خلق سے آراستہ۔ محبت اور ہمدردی سے سلوک کرنے والے۔ آپ کی جوانا مرگ بہت ہی صدمہ کا باعث ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور نہایت عاجزی سے اور درد کے ساتھ اپنے بھائی کے درجات بلندی کے لئے دعا کرتے ہیں خدا تعالیٰ مرحوم کے والدین، بھائی، بہنوں اور اعزہ و اقرباء کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق سے نوازے۔ اور جواد رشید مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔

کار کے حادثہ میں جام شہادت پینے والے تیسرے نوجوان خادم مکرم خواجہ اعجاز احمد صاحب تھے۔ نیک والدین کے گوہر نایاب گذشتہ سال پنجاب یونیورسٹی میں ایم۔ ایس سی میں اول رہے تھے۔ اور اب کچھ عرصہ بعد نصرت جہاں سکیم کے تحت بیرون پاکستان خدمت سلسلہ کے لئے روانہ ہونے والے تھے۔ خواجہ اعجاز احمد صاحب مرحوم بڑی صلاحیتوں کے مالک تھے۔ علم کے میدان میں تو آپ ہمیشہ امتیاز حاصل کرتے ہی رہے لیکن خدمت دین میں بھی بہتوں سے پیش پیش تھے۔ آپ قیادت ضلع لاہور کے سرگرم کارکن تھے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بخشش فرمائے اور والدین اور بھائی بہنوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خدا تعالیٰ مرحومین کو جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ آپ کے غم میں شریک

(ممبران مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اظہار تشکر

ہم پسماندگان ملک عبدالحمید صاحب مرحوم ۹/۱ دار العلوم غربی ربوہ۔ اُن سب بزرگان احباب اور رشتہ داروں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے ہمارے گھر تشریف لا کر اور بذریعہ خطوط ہمارے والد صاحب کی وفات پر تعزیت فرمائی خاص کر چوہدری محمد انور حسین صاحب امیر جماعت احمدیہ اور دیگر احباب جماعت شیخوپورہ کے ممنون ہیں۔ جنہوں نے ربوہ تشریف لے جا کر ہماری دلجوئی فرمائی۔

سب احباب سے والد محترم کے بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر و استقامت عطا فرمائے۔ آمین۔

پسماندگان بذریعہ ملک محمود احمد پوسٹ بکس نمبر ۳۳۲۶ روئی RUWI (مسقط)

درخواست دُعا:- میری اہلیہ کا اپریشن ۲۸ فروری بروز جمعرات کو ہوا ہے میں احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

(چوہدری غلام احمد لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۳۸۳

میں حمیدہ بیگم زوجہ راجہ منیر احمد صاحب قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر وصول شدہ ۳۰۰۰/- روپے (۳) زیورات طلائی گیارہ تولہ مالیتی ۱۸۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانون اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ، وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ حمیدہ بیگم زوجہ راجہ منیر احمد محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ راجہ منیر احمد ولد راجہ غلام حیدر وصیت ۲۲۶۱۱/- خاوند موصیہ

گواہ شد: افضال احمد باجوہ ولد کرم رسول باجوہ محلہ باب الابواب ربوہ

مسل نمبر ۲۴۳۸۴

میں رشید الدین ولد صلاح الدین قوم جٹ سندھو پیشہ ڈاکٹر عمر ۲۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸۷/A رحیم پارک ضلع لاہور۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸۰-۱-۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ماہوار آمد بصورت ڈاکٹری ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد:۔ رشید الدین ۱۸۷/A رحیم پارک ملتان روڈ لاہور۔

گواہ شد: صلاح الدین وصیت ۴۸۸۹/- ۱۸۷/A رحیم پارک ملتان روڈ لاہور۔

گواہ شد:۔ امیر الدین وصیت ۱۸۱۸۹/- ۱۸۷/A رحیم پارک ملتان روڈ لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۳۸۵

میں امۃ الکبیر زوجہ مرزا محمد افضل صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۹/۱۱/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۱۰۰۰/- روپے (۲) مشین سلائی کی ایک عدد ۶۰۰/- روپے (۳) زیور طلائی چھ تولہ ۹۰۰۰/- روپے (۴) گھڑی کلائی ۲۰۰/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانون اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ، وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ:۔ امۃ الکبیر ۱۹/۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ حال کوئٹہ

گواہ شد:۔ مرزا محمد افضل شاہد مربی سلسلہ ۱۹/۱۸ دارالصدر شرقی ربوہ حال کوئٹہ وصیت ۱۹۵۸۴/-

گواہ شد:۔ میاں احمد وصیت ۲۱۲۶۹/- مسجد احمدیہ کوئٹہ۔

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

(۶)

مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب معہ اہل و عیال جھنگ صدر	۱۰،۰۰	روپے
" بشیر احمد صاحب جماعت گوہر پور	۲۰،۰۰	"
مکرمہ صالحہ خانم دارالبرکات ربوہ	۳۰،۰۰	"
مکرم مینجر محمد حنیف پنشنر دارالنصر غربی "	۱۰،۰۰	"
مکرمہ صادقہ حیدر از طرف لجنہ اماء اللہ لنڈن	۴۶۰،۰۰	"
مکرم صلاح الدین صاحب ربوہ	۵۰،۰۰	"
مکرمہ ڈاکٹر مسز کفرت علی صاحبہ انگلستان	۳۵،۰۰	"
" مبارکہ خانم صاحبہ دارالنصر ربوہ	۱۰۰،۰۰	"
" منصورہ خانم " "	۱۰۰،۰۰	"
" ملک خانم " "	۳۰،۰۰	"
مکرم سیّد آفتاب احمد کھیم سنگھ فیصل آباد	۲۰،۰۰	"
" لیفٹیننٹ منور احمد خان چک ۶۰/گ ب فیصل آباد	۱۰،۰۰	"
لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ از لجنہ کراچی	۴۳۰،۰۰	"
" نسیم احمد بذریعہ محمد اسلم تحصیل منڈی بہاؤ الدین	۱۵،۰۰	"
" منشی حمید اللہ صاحب مہدی پور کتھووالی	۱۲،۵۰	"
" میاں سلطان احمد قریشی دھاروالی	۱۰،۰۰	"
" مرزا محمد صدیق صاحب ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	۱۰،۰۰	"
" چوہدری کریم بخش صاحب کوہاٹ	۲۰،۰۰	"
" عبد الوحید خان صاحب حال کینیڈا	۴۰،۰۰	"
" محمد فیروز مانگٹ اونچے منجانب مستری سردار محمد	۲۰،۰۰	"
مکرمہ رشیدہ بیگم صاحبہ جہلم بذریعہ سیکرٹری مال دارالصدر ربوہ	۵۰،۰۰	"
" ثمینہ نگہت ربوہ " " "	۵۰،۰۰	"
مکرم چوہدری غلام مرتضیٰ مرحوم بذمہ ڈاکٹر رشید احمد قریشی ربوہ	۲۰،۰۰	"
" ماسٹر نذیر احمد صاحب چہال خالو آلہ فیصل آباد	۲۱،۰۰	"
" ثاقب داؤد احمد صاحب "	۲۰،۰۰	"
" ملک عبد السلام صاحب جناح کالونی "	۱۰،۰۰	"
" خواجہ محمد شریف صاحب پیپلز کالونی "	۱۰،۰۰	"
مکرمہ بلقیس اختر صاحبہ " "	۱۰،۰۰	"
" والدہ طاہر احمد صاحب " "	۲۰،۰۰	"
مکرم ڈاکٹر ایم اے عامر " " "	۱۵،۰۰	"
مکرمہ سیّدہ رضوانہ بخاری صاحبہ " "	۱۱،۰۰	"
مکرم نفیر محمد صاحب سٹور کیپر ایجنسی ہسپتال گلگت	۱۰،۰۰	"
" محمد جمیل قریشی سکھیکی منڈی ضلع گوجرانوالہ	۱۰،۰۰	"
" شیخ محمد لطیف مرحوم " "	۱۵،۰۰	"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے کے سالانہ انعامات

فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے اڑھائی اڑھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفات الٰہیہ ضرورت نبوت، معیار شناخت نبوت، دعا قضاء و قدر، بعث بعد الموت، بہشت و دوزخ، معجزات، ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذہب، تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" ان مضامین پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا۔ کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام:۔ کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے۔ جو یکم نومبر تک دفتر فضل عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہوجائیں گے البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جائے گا۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو۔ بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

الف۔ مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں۔

ب۔ مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں۔ تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب کارروائی کرسکے۔

ج۔ مقالہ نویس اپنے مقالہ میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سن طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔

د۔ انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام پر شمار اور شائع ہوسکے گا۔

۵۔ پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

الف۔ مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے منصفین کی ہدایات کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔

ب۔ نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے۔ بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائیگا

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے پہلے حصہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضل عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے۔ تو کاپی رائٹ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ہوجائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

الف۔ اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی دی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

ب۔ اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچ شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ محترم صدر صاحب سے استصواب کرے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

۱۰۔ اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا۔ محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا۔ اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

ولادت

۱۰ مارچ ۱۹۸۰ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میرے بیٹے عزیزم نعیم احمد کراچی کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے نومولود حضرت حافظ شیخ محمود الحق صاحب کپورتھلوی کا پڑپوتا اور جناب صوبیدار میجر چوہدری محمد رشید صاحب ریٹائرڈ دارالرحمت شرقی ربوہ کا نواسہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین نیک بابرکت عمر پانے والا اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

بشیر احمد اندرون بھاٹی گیٹ لاہور

ھوالشافی

ناخونہ کورس PTERYGIUM COURSE

ناخونہ کیور -/15 PTERYGIUM CURE

ناخونہ لوشن -/3 PTERYGIUM LOTION

-/18

ڈاک خرچ پیکنگ -/5

میزان -/23

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر لابہ ہومیو) رجسٹرڈ پاکستان

لاہور۔ کراچی۔ ہیڈ آفس ربوہ

فون نمبر: ۶۰۷/۶۰۴

چائنا ہیئر ٹانک

بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکتا ہے۔ ان کو لمبا اور مضبوط بناتا ہے۔ قیمت دس روپے

امین میڈیکوز۔ ۱۲ پونچھ روڈ لاہور

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴